4426 ـ عیسائی سرجن عیسائیت ترك كرنے كے بعد سوال كرتا ہے كہ اگر وہ مسلمان ہو جائے تو دوران اپریشن نماز كیسے ادا كرے ؟

سوال

میں فی الحال غیر مسلم ہوں لیكن دین اسلام كے متعلق ریسرچ كر رہا ہوں میرا سوال ہے كہ نماز پنجگانہ كی ادائیگی اور شخص كی زندگی پر اس كا اثر كیا ہے، مجھے علم ہے كہ نماز ادا كرنے كے لیے چند منٹ دركار ہوتے ہیں جو كہ ہر شخص پر وقت مقررہ كے اندر ادا كرنی فرض ہے.
میں بطور سرجن كام كرتا ہوں جب كوئی شخص سرجن ہو تو اسے اپنے كام میں مكمل دھیان ركھنا پڑتا ہے كیونكہ اس كے سامنے دوسروں كی زندگی كا مسئلہ ہوتا ہے، اور بعض اوقات تو اپریش كے لیے دو نمازوں سے بھی زیادہ وقت دركار ہوتا ہے، چنانچہ اس حالت میں كیا كرنا چاہیے ؟
مجھے تو معلوم ہوتا ہے كہ اسلام كے مطلوبہ اوامر اور ملازمت ڈیوٹی یہ دونوں متفق نہیں بلكہ اس میں تعارض ہے، میں نہیں جانتا كہ مخلص قسم كے مسلمان اور علماء دین اس سوچ اور فكر كے متعلق كیا كہتے ہیں، اور اسلامی زندگی اور عملی زندگی كے درمیان موافقت كیسے ممكن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جواب دینے سے قبل ایك بات كہنا ضروری محسوس كرتے ہیں، ہم سائل كی قدر كرتے ہیں كہ آپ دین اسلام كے متعلق ریسرچ كر رہے ہیں، اور حق جاننے كا اہتمام بھی كرتے ہیں، اور اس پر بھی آپ كی قدر كرتے ہیں كہ آپ نے صحیح دین كی تلاش كے لیے باطل دین نصرانیت كو ترك كیا ہے، یہ موقف بہت ہی اچھا ہے جو اس بات كی دلیل ہے كہ آپ اندھی تقلید اور خاندانی عادات سے عاری ہیں، اور جن عادات و رسم رواج پر آپ كی پرورش ہوئی اس سے بیزاری كا اظہار كر رہے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی باطل كی تقلید كرنے والوں كی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور جب انہیں كہا جاتا ہے كہ جو كچھ اللہ تعالی نے نازل كیا ہے اس كی پیروی اور اتباع كرو، تو وہ جواب دیتے ہیں بلكہ ہم تو اس كی پیروی كرینگے جس پر ہمارے باپ دادا تھے، چاہے ان كے اباء واجداد كچھ بھی عقل نہ ركھتے ہوں اور نہ وہ ہدایت پر ہوں البقرۃ (170).

اللہ سبحانہ وتعالی نے نصاری میں سے ان لوگوں کی تعریف و توصیف کی جنہوں نے دین اسلام کو پہچانا اور جو وحی اللہ تعالی نے اپنے نبی پر کی اسے سنا تو حق کی پیروی کرتے ہوئے اس کے مطیع ہو گئے چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور جب وہ چیز سنتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے تو آپ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے جو حق پہچانا ہے اس کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، وہ کہنے لگتے ہیں اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہمیں تصدیق کرنے والوں کے ساتھ لکھ دے، اور ہم اللہ تعالی اور ہمارے پاس جو حق آیا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں، ہم چاہتے اور خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارا رب ہمیں صالح اور نیك لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کر دے المآئدۃ (83 - 84).

ہمارے لیے اس بنا پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے کہ آپ نماز کی اہمیت اور بروقت نماز ادا کرنے کے وجوب کو سمجھتے ہیں، ہم ایك حقیقت جو دین اسلام میں بہت اہمیت رکھتی ہے ضرور پیش کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ وہ ذات جس نے دین اسلام نازل کیا اور اسلام کے احکام اور قوانین مشروع کیے اور اپنے بندوں کے لیے اس پر راضی ہوا وہ اللہ عزوجل کی ذات ہے جس زمین و آسمان میں کوئی بھی چیز پوشیدہ اور مخفی نہیں، وہ علام الغیوب ہے، جو ہو چکا اسے بھی جانتا ہے، اور جو کچھ ہونے والا ہے اس کا بھی علم رکھتا ہے، اور آسمان و زمین پیدا کرنے سے قبل ہی اس کے علم میں تھا کہ ایك وقت ایسا آئیگا کہ طب کے شعبہ میں ترقی ہو گی، اور ڈاکٹر بہت بڑے بڑے اپریشن کرینگے، مثلا دل کی اپریشن، اور اعضاء کی پیوندکاری مثلا جگر اور گردے وغیرہ، اور سرطان کا آپریشن، اور اسی طرح ایکسیڈنٹ میں زخمی افراد کے اپریشن وغیرہ.

اسی لیے اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسی شریعت نازل فرمائی جو ہر وقت اور دور اور ہر جگہ اور ملك کے مطابق ہو، علمی ترقی اور دوسرے کام کاج کے مخالف نہیں، تفصیلی جواب دینے سے قبل ہم ذیل میں آپ کو پیش آنے والے اشکالات پر کچھ ملاحظات درج کرتے ہیں:

- اس طرح کے اپریشن میں عام طور پر دو مین سرجنوں کے ساتھ دو معاون سرجن ہوتے ہیں تا کہ ضرورت پیش آنے پر باری باری کام ہو سکے.

- بعض آپریشنوں میں مختلف اسپیشلسٹ ڈاکٹر شریك ہوتے ہیں جو اپنے تخصص کے مطابق کام سرانجام دیتے ہیں، ہمیشہ یہ نہیں ہوتا کہ لمبے اور بڑے اپریشن میں ایك ہی ڈاکٹر شروع سے لیکر آخر تك کام کرے، چنانچہ ایك ڈاکٹر چیرپھاڑ کرتا ہے، اور دوسرا دل کا ڈاکٹر ہے،اور تیسرا خون کی شریانوں کا اسپیشلسٹ، پھر آخر میں زخم سینے کے لیے پہلا ڈاکٹر آتا ہے، اور بعض اپریشنوں میں کسی اسپیشلسٹ ڈاکٹر کا سارے اپریشن کا نصف وقت بھی نہیں گزرتا.

جن اپریشنوں میں بہت زیادہ وقت مثلا دس گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ یہ اپریشن نادر یا پھر بہت ہی کم تعداد میں

ہوتے ہیں، زیادہ نہیں.

اپریشن کرنے والے ڈاکٹر کی نماز کے متعلق تفصیلی جواب درج ذیل ہے:

1 ۔ اصل تو یہی ہے کہ ہر نماز اس کے وقت میں ہی ادا کی جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

یقینا نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں ادا کرنا فرض کی گئی ہے .

2 ۔ اگر اپریشن لمبا ہو تو ڈاکٹر کو کوشش کرنی چاہیے کہ اپریشن پہلی نماز کے اول وقت میں نماز کے بعد شروع کرے تاکہ دوسری نماز کا وقت ختم ہونے سے قبل تك مکمل ہو تا کہ ہر نماز اس کے وقت میں ادا کر جا سکے.

3 ۔ جس قدر ہو سکے اپریشن کی جدول اور ٹیبل اس طرح بنایا جائے کہ دو نمازوں کا وقت اکٹھا نہ آئے، مثلا لمبا اپریشن صبح جلدی شروع کر لیا جائے اور عصر کی نماز تك جاری رہے اس طرح کہ ظہر کی نماز اس کے وقت میں ادا کرے، اس طرح اس کے پاس مسلسل کام کے لیے چھ گھنٹے ہونگے، مثلا اگر وہ صبح آٹھ بجے اپریشن شروع کرے اور ظہر کے بعد دو بجے ختم ہو اگر چاہے تو اس کے پاس مسلسل کام کرنے کے لیے چھ گھنٹے ہونگے.

4 ۔ اگر دروان اپریشن بروقت نماز کے لیے جانا ممکن ہو تو اس کی غیر حاضری میں پینل کا کوئی دوسرا ڈاکٹر کام مکمل کرلے اور پھر وہ آپس میں باری کا تبادلہ کر لیں، تو انہیں ایسا کرنا چاہیے.

ہم پوچھتے ہیں کہ دوران اپریشن اگر کسی ڈاکٹر کو قضائے حاجت کی ضرورت پیش آجائے تو کیا کرے گا ؟

اپریشن کی ترتیبات اس کا خیال رکھنے کا اشارہ کرتی ہیں، بلکہ ہمیں پتہ چلا ہے کہ لمبے اپریشن کے دوران تو بعض ڈاکٹر کچھ آرام بھی کرتے ہیں یا پھر اپریشن کے وقت کچھ کھاتے ہیں، اور اس کی جگہ کوئی اور ڈاکٹر کام کرتا ہے، چنانچہ نماز کا خیال اور اہتمام تو بدرجہ اولی ہونا چاہیے.

5 ۔ اگر مندرجہ بالا کام ممکن نہ ہوں تو ضرورت کے پیش نظر دو نمازیں جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلا ظہر اور عصر کی نماز جمع تاخیر کر کے عصر کے وقت میں ادا کی لی جائے.

6 ۔ بہت ہی نادر حالات میں اگر اپریشن زیادہ لمبا ہو جائے حتی کہ دونوں نمازوں کے وقت سے بھی تجاوز کر جائے مثلا ظہر سے قبل شروع ہو اور مغرب کے بعد ختم، اور نماز کے لیے نکلنا ممکن نہ ہو تو پھر ڈاکٹر حسب حال نماز ادا کر لے.

جی ہاں وہ دوران اپریشن ہی نماز ادا کرے گا نماز کے تکبیر کہہ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ اور جتنا ممکن ہو سکے رکوع اور سجدہ میں اشارہ کرے، سجدہ رکوع سے نیچا ہونا چاہیے جس طرح میدان جهاد میں دشمن کے

مقابلے لمبے معرکہ میں لڑنے والے کی ہوتی ہے، یا پھر دشمن کو پیچھے دھکیلنے یا دشمن سے بھاگنے کی حالت میں وہ اپنی حالت کے مطابق نماز ادا کرے گا، کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے دین میں ہم پر کوئی تنگی اور حرج نہیں رکھا.

ان احکام کے دلائل ثابت اور موجود ہیں، اور اس میں اور اس کے حالات میں علماء کرام کے اقوال معروف اور کتب فقہ میں مندرج ہیں، جو مبارك شریعت اسلامیہ کی نرمی اور جدید و قدیم انسانی معاشرے کی ترقی اپنے اندر سموئے ہونے کی واضح دلیل ہے، یہ کوئی اچھنبے اور تعجب کی بات نہیں کیا یہ شریعت علیم و خبیر اور حکیم و حمید کی جانب سے نازل کردہ نہیں.

آخر میں ہم عقلمند سائل کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ جلدازجلد دین اسلام قبول کر کے دین کی سعادت کو حاصل کرلیں، کیونکہ دین اسلام کی پیروی کرنے والے کے لیے دین اسلام دنیا و آخرت میں سعادت مندی کا ضامن ہے، اور ہر قسم کی مشکلات کا حل پیش کرتا ہے، ہم ہر قسم کی وضاحت کرنے کے لیے مکمل تیار ہیں.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی توفیق دینے والا ہے.

واللہ اعلم .